باب۔ ۲۵

وصیت

قرآن: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ۔

تم پر واجب ٹھہرایا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے اور اگر وہ مال و منال چھوڑ رہا ہو تو وصیت کرنا، ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے، دستور کے مطابق، یہ خدا ترسوں پر ثابت ہے، (البقرۃ:۱۸۰)۔

فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔

اور جو اس وصیت کو سن کر بھی بدل ڈالے تو اس کا گناہ اسی پر ہے جو اس کو بدل ڈالے، بے شک اللہ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے، (البقرۃ:۱۸۱)۔

حدیث: فرمانِ نبیؐ ہے کہ "کسی مسلمان کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو تو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ وصیت لکھے بغیر دو شب بھی گذارے"۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۵۵۵)۔

میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا آنحضرتؐ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انھوں نے کہا، نہیں۔ میں نے کہا، پھر لوگوں پر وصیت کیوں فرض کی گئی؟ انھوں نے جواب دیا، نبی معظمؐ نے قرآن کریم پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔ راوی: مالک طلحہ بن مصرفؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۵۵۷)۔

کسی نے رسول مکرمؐ سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تمھاری تندرستی کے زمانے میں جب کہ تمھیں دولت کی حرص ہو، سرمایہ داری کی خواہش ہو، اور تنگ دستی کا خوف ہو، تو اُس وقت صدقہ کرو۔۔۔ صدقے میں ایسی تاخیر نہ کرو کہ مرنے کے قریب ہو جاؤ اور وصیت کرنا پڑ جائے۔ کیوں کہ وہ ترکہ تو وارث کا ہی ہو گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۵۶۵)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض / واجب:

(۱)اگر کوئی شخص مال دار ہے، اس کے پاس روپیہ پیسہ اور جائیداد ہے تو اس کا اپنے وارثین سے اس بارے میں باقاعدہ کچھ کہنا یعنی وصیت کرنا لازمی ہے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

سنت:

(۱) فرمانِ نبیؐ ہے کہ میر اورثہ دینار کی طرح تقسیم نہ کیا جائے۔ جو کچھ میری بیویوں کے خرچ سے بچ رہے وہ سب صدقہ ہے،[صحیح بخاری:۶۲۹۸]۔ یہ ایک طرح کی وصیت ہے جس پر عمل بھی کیا گیا۔ چناں چہ وصیت کرنا سنت بھی ہے۔

متفرق:

(۱)وصیت لغت میں ہر اُس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے کرنے کا حکم دیا جائے، خواہ زندگی میں یا مرنے کے بعد، لیکن عرفِ عام میں اُس کام کو کہا جاتا ہے کہ جسے مرنے کے بعد کرنے کا کہا جائے۔ چناں چہ سفر کو جانے والے یا قریب الموت شخص کا نصیحت کرنا، کہ میرے بعد ایسا ہونا چاہیے، اور اس کے دیئے جانے والے احکامات، وصیت کہلاتے ہیں۔

(۲) نصیحت، زبانی یا تحریری صورت دونوں طرح کی جا سکتی ہے۔ قانونی وصیت یا جائیداد وغیرہ کے معاملات سے متعلق وصیت لکھ کر کی جاتی ہے۔ تاہم وصیت کرتے وقت ترکہ سے متعلق قرآن وحدیث کے بتائے ہوئے اصولوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے،[تفصیلات گذشتہ باب "ترکہ اور وراثت" میں بیان کر دی گئی ہیں]۔

(۳) بعض وصیتوں کی تعمیل کرنا واجب کے درجہ میں ہے۔ مثلا ادائے زکوٰۃ اور ادائے کفارہ کی وصیت، یا ادائے امانت یا ادائے قرض کی وصیت۔

(۴) بعض مستحب کا درجہ رکھتی ہیں، مثلا کسی کارِ خیر کے لیے وصیت کر جانا، یا کسی ایسے عزیز کو جسے حصہ نہ پہنچ رہا ہو، میراث کا دیا جانا۔

(۵) بعض صرف مباح ہوتی ہیں، جیسے کسی جائز کام کے لیے وصیت کر جانا۔

(۶) بعض وصیتیں موقوف کہلاتی ہیں، ان کی تعمیل شرط کے ساتھ معلق ہوتی ہے۔ مثلا ترکہ کے ایک ثلث سے زائد میں وصیت، جو کہ قرآنی حکم کے خلاف ہے۔

(۷)ان کے علاوہ بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی تعمیل ممنوع ہے۔ مثلاً کسی کافر حربی کے حق میں یا کسی فعلِ حرام کے لیے وصیت کر جانا۔ ایسی وصیتیں کالعدم سمجھی جائیں گی۔

Siddiqui Publications